اگلی صدی میں

اسلامی معاشرے کی تعمیر میں مسلم خواتین کا کردار

جین آئی سمتھ ☆

اس سوال پر کہ اکیسویں صدی میں مسلم معاشرے میں خواتین کا کیا کردار ہونا چاہیے ؟ انہیں کیسا لباس پہننا چاہیے ؟ انہیں کیا آداب اختیار کرنا چاہئیں ؟ ہر جگہ مسلم مرد اور خواتین بحث و مباحثہ میں حصہ لے رہی ہیں۔ عالمی ذرائع ابلاغ سے تو مسلم خواتین کو سیاہ لبادوں میں ملبوس پُر اسرار مخلوق بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ خود اپنا کردار قرآن کی تعلیمات کی روشنی میں، جنہیں وہ ابدی سرچشمہ ہدایت مانتی ہیں، متعین کرنے کی آرزومند نظر آتی ہیں کیونکہ قرآن کو مسلم خواتین کے حقوق کا محافظ سمجھا جاتا ہے۔ قرآن میں مرد اور عورت کو مساوی قرار دیا گیا ہے۔ گو کہ ان کے دائرۂ کار کے اختلاف کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس اختلاف کی بنیاد ہر دو جنس کی جسمانی ساخت کا معمولی فرق ہے۔ غیر مسلموں کے لیے یہ بات باعث حیرت اور قابل اعتراض گردانی جاتی ہے کہ مسلمان مردوں کو چار شادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔ تاہم یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ اجازت مشروط ہے۔ جس سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ یک زوجیت ہی پسندیدہ عمل ہے۔

بعض مسلم گھرانوں میں بیوی کی طرف سے یک زوجیت کو یقینی بنانے کے لیے نکاح نامے میں یہ شرط لکھوانے کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے کہ مرد دوسری شادی نہیں کرے گا۔ نیز بعض مسلم ممالک میں طلاق کے قواعد میں ترمیم کر کے عورت کو طلاق کا حق دلوانے کے لیے کارروائیاں بھی ہو رہی ہیں۔ علاوہ ازیں وراثت کے قوانین پر نظر ثانی کرنے کے لیے اقدامات کئے جا رہے ہیں، تاکہ مرد اور عورت کی وراثت مساوی کر دی جائے۔

پیغمبر اسلامؐ خواتین کے حقوق کے سب سے بڑے حامی تھے۔ آپؐ کی بعض ازواج

☆ Jane I. Smith, "Joining the Debate: Muslim Women Participate in the Discussion of the Many Roles..." *The World & I*, (Sunmer 1997) 60-67

(تلخیص : سجاد ولی خان رانجھا)

(مطہراتؓ) جنہیں امہات المومنین کہا جاتا ہے، آپ کی رضامندی سے معاشرتی زندگی میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔ مثلاً حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب تاجر تھیں اوار حضرت عائشہ (صدیقہؓ) نے احادیث کے ریکارڈ کے تحفظ میں سب سے زیادہ کردار ادا کیا۔ اس بنا پر انہیں احادیث پر اتھارٹی تسلیم کیا جاتا ہے۔

مورخوں نے مسلم خواتین کو آغاز اسلام میں حاصل آزادی کے بعد میں سلب ہونے کی مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ مثلاً بعض کہتے ہیں کہ گھروں کی چاردیواری میں رہنے کا حکم صرف ازواج نبیؐ کے بارے میں تھا مگر بعد میں اس حکم کو عام مسلم خواتین پر لاگو کر دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں مسلم خواتین نے نماز کے لیے مساجد میں جانا ترک کر دیا۔ اس طرح وہ آہستہ آہستہ معاشرتی سرگرمیوں سے کٹ کر رہ گئیں اور گھر میں مردوں کے تابع ہو گئیں۔

اسلام پسندی کا عروج

بیسویں صدی میں جہاں مسلمان اپنے گمشدہ اقتدار کے حصول کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں، وہیں مسلم خواتین کی حالت سدھارنے پر بحث کا آغاز ہوا۔ یہ آغاز مصر سے ہو کر بتدریج دیگر کئی مسلم ممالک تک پہنچ گیا۔ پھر بعض مسلم ممالک میں ایسا نہ ہو سکا۔ ان معاشروں میں خواتین ناخواندگی، افلاس، کثرت اولاد اور گوشہ نشینی کا شکار رہیں۔

مغربی تصور کے مطابق آزادی کے حوالے سے مسلم خواتین میں دو قسم کی تحریکیں چل رہی ہیں۔ ایک تحریک تو وہ ہے جسے مغربی مفکرین ''اسلامی بنیاد پرستی'' کا نام دیں گے جبکہ دراصل اسے ''اسلام پسندی'' یا ''سیاسی اسلام'' کا نام دیا جانا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ وہ اسلامی شرعی نظام کی بالادستی میں یقین رکھتی ہیں۔ وہ پردے میں رہتے ہوئے معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی قائل ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ مراکش میں ہو رہا ہے (مقالے میں ایک تصویر دی گئی ہے جس میں مراکشی خواتین کو پردے کے ساتھ موٹر سائیکل پر بازار میں آکر دکانداری کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے)۔ ان کے خیال میں اصل اسلام، خواتین کی حریت کے خلاف نہیں۔ وہ اسلامی نظام ہی کو اپنا نجات دہندہ سمجھتی ہیں۔ وہ تحدید آبادی کے خلاف ہیں۔ نیز اسلامی لباس کو اپنی راہ میں رکاوٹ نہیں سمجھتیں۔ اس تحریک سے متعلق خواتین مغربی تصور آزادی کو رد کرتی ہیں۔ اس تصور آزادی میں عورت کو ایک ''بازاری مال'' بنا دیا گیا ہے۔ یہ تصور آزادی مغربی معاشرے کے انحطاط کا باعث بن رہا ہے۔ مغرب میں عورتیں جنسی استحصال کا شکار ہیں۔

فتح مومنین ہی کو حاصل ہو سکتی ہے

۱۹۶۷ء میں اسرائیلی حملے میں مصر کی شکست کے بعد مسلم خواتین میں یہ احساس شدت سے اُبھرا کہ فتح صرف مومنین ہی کو حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لیے مسلم ممالک میں خواتین میں یہ رجحان فروغ پا رہا ہے کہ صرف منہ اور ہاتھوں کو کھلا چھوڑ کر باقی جسم کو حجاب سے ڈھانپ کر گھر سے باہر کاموں میں حصہ لیا جائے۔ جسم کے کسی حصے پر مرد کی حریص نظریں نہ پڑیں (جیسا کہ مغربی خواتین کی بے حجابی میں امکان موجود ہے)۔ مسلم خواتین مردوں کا کردار ادا کرنے کی خواہش مند بھی نہیں ہیں۔

مسلم معاشروں میں گھر کے اندر خواتین کے کردار کو بہت اہمیت دی جانے لگی ہے۔ خصوصاً نئی نسل کی بطور مسلمان تعلیم و تربیت کے معاملے میں۔ ابتدائی اور دینی تعلیم کے شعبے میں خواتین بتدریج زیادہ پیش پیش نظر آتی ہیں۔ آہستہ آہستہ کئی مسلم ممالک میں خواتین کو تعلیم کے ساتھ ساتھ ملازمت اور سیاست کے مواقع فراہم کیے جانے لگے ہیں۔ مقالے میں اردن اور ایران کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔

ترقی پسند خواتین کا نظریہ

دوسری طرف ترقی پسند تحریک سے متعلق بعض مسلم خواتین بہتر عائلی قوانین کے حق میں ہیں۔ وہ مرد و زن کے مساوی حقوق پر زور دیتی ہیں۔ تاہم وہ مغربی طرز کی مادر پدر آزادی کے حق میں ہرگز نہیں۔ یہ خواتین اسلامی ریاست کے قیام کو ضروری نہیں سمجھتیں، گویا وہ اسلام کو ذاتی معاملہ سمجھتی ہیں۔ یہ خواتین کے کردار کے بارے میں حدیث کی بجائے قرآن کو ماخذ مانتی ہیں۔ اب جابجا خواتین کی انجمنیں وجود میں آرہی ہیں جن کے ذریعے وہ زیادہ فعال کردار ادا کرنے لگی ہیں۔

مغرب میں مسلم خواتین

مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں غلط فہمیاں اور تعصبات موجود ہیں۔ امریکہ میں اس منفی رویے کے خلاف مسلمانوں میں شدت سے اپنے اسلامی تشخص کے اظہار کی ایسی کوششیں ہونے لگی ہیں جو شاید کسی مسلم معاشرے میں بھی لازمی نہ سمجھی جائیں۔ اس کا مظاہرہ افریقی النسل امریکی مسلم خواتین میں زیادہ نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کے ذریعے وہ دیگر مذاہب کے امریکیوں اور اپنی سابق غیر مسلم برادری کو یہ باور کروانا چاہتی ہیں کہ ان کی طرف

سے اسلام کا انتخاب مثبت نتائج کا حامل ہے۔

کئی امریکی مسلم خواتین گھر سے باہر برسرروزگار ہیں۔ اگرچہ بعض پیشے ان کے عقائد سے مطابقت نہیں رکھتے۔ بعض اوقات ان کے باحیا لباس کی بنا پر انہیں امتیاز کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ بعض اوقات انہیں جائے ملازمت پر وضو کرنے اور نماز پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چنانچہ انہیں گھر پر واپس جا کر نماز ادا کرنا پڑتی ہے۔

امریکی مسلم خواتین ڈیٹنگ کے خلاف ہیں۔ تاہم شادی کے لیے مرد کے انتخاب کا کوئی جائز طریقہ اختیار کرنے میں قباحت محسوس نہیں کرتیں۔ مثلاً مسلم اخبارات و جرائد میں اشتہار دے کر، مسلم تنظیموں کی خدمات حاصل کر کے (یا خاندانی حلقے میں صنف مخالف سے ملاقات کر کے)۔ مسلمان مردوں کو تو اہل کتاب عورتوں سے شادی کی اجازت حاصل ہے مگر مسلم خواتین کو یہ اجازت نہیں۔ جس سے ان کی شادی کا دائرہ محدود ہو گیا ہے۔ امریکی اور اسلامی قوانین میں موجود فرق سے بعض اوقات مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔

امریکہ میں مسلم خواتین اب معاشرتی زندگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں، خصوصاً شعبہ تعلیم میں۔ اسلام کے خلاف امریکی غیر مسلموں کے تعصب پر مسلمان مرد اور خواتین اپنی تشویش کا اظہار کرنے لگے ہیں اور اس کے سدباب کے لیے کوشاں ہو گئے ہیں۔ جوں جوں امریکہ میں اسلام کا فروغ ہو رہا ہے، امریکی مسلم خواتین اسلام کی اشاعت کے لیے زیادہ سرگرم ہو گئی ہیں۔